

سُورَةُ الْمَعَارِجِ
 یہ سورۃ سورۃ الحادۃ کے بعد
 نازل ہوئی۔ اس میں قیامت
 اور آخرت کی خبروں کا مذاق
 اڑائے والے کفار کو تنبیہ اور
 نصیحت کی گئی ہے۔

﴿ آیت ۱ تا ۳ : کفار
 قیامت، آخرت، جنت اور
 دوزخ کا مذاق اڑائے تھے
 اور مطالبہ کرتے تھے کہ اگر تم
 سچ ہو تو ہمارے اوپر عذاب
 نازل کرو۔ آسمان سے پھر
 بر سادو۔ اللہ تعالیٰ کفار کو تنبیہ
 فرماتے ہیں کہ عذاب تم پر
 لازی آئے گا جب آئے گا تو
 کوئی اس کو ہٹانے والا نہیں
 ہوگا۔

(عَزَلَ اللَّهُ عَنِ الْمَعَارِجِ مَحْيَا هُنَّا ۚ) (عَزَلَ اللَّهُ عَنِ الْمَعَارِجِ مَحْيَا هُنَّا ۚ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بہ امیر ہاں نہایت رحم والا ہے۔

سَأَلَ سَأِيلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلَّذِكُفَرِينَ

سَأَلَ	سَأِيلٌ	وَاقِعٍ	بِعَذَابٍ	لِّلَّذِكُفَرِينَ
ماٹکا	ایک ماٹکے والے	کہ ہونے والا ہے	عذاب کو	کافروں پر
ایک طلب کرنے والے نے عذاب طلب کیا جو نازل ہو کر رہے گا۔ (یعنی) کافروں پر (اور)				

لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝

لَيْسَ لَهُ	ذِي الْمَعَارِجِ	مِنَ اللَّهِ	دَافِعٌ	لَيْسَ لَهُ
نہیں کوئی اس کو	دفع کرنے والا	اللہ کی طرف سے	جو صاحب درجات ہے	نہیں کوئی اس کو
کوئی اس کو تسلی نہ سکے گا۔ (اور وہ) خداۓ صاحب درجات کی طرف سے (نازل ہوگا)۔				

تَعْرُجُ الْمَلِئَكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمِ كَانَ

تَعْرُجُ	الْمَلِئَكَةُ وَالرُّوحُ	إِلَيْهِ	فِي يَوْمِ	لَيْسَ لَهُ
چھتے ہیں	فرشتے	اکی طرف	دن میں	چھتے ہیں
جس کی طرف روح (الاٹین) اور فرشتے چھتے ہیں (اور) اس روز (نازل ہوگا)				

مِقْدَارَهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۝ فَاصْبِرُ

مِقْدَارَهُ	فَاصْبِرُ	أَلْفَ سَنَةٍ	خَمْسِينَ	مِقْدَارَهُ
جس کی مقدار	پس ببر کر	ہزار سال	پچاس	جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ تو (تم) کافروں کی باتوں کو قوت

تَعْلَمَ: سَأَلَ: اس نے ماٹکا (فتح) سُؤالٌ سے اپنی واحد غائب نہ کر۔ تَعْرُجُ: وہ چھتے ہیں / چھتے ہیں /

(نهر) عُرُوج سے مشارع و احاد غائب مونٹ۔

دَافِعٌ: دفع کرنے والے / نالے والے (فتح) دفع سے اس فاعل (واحد نہ کر)۔ الْمَعَارِجُ:

سیت سیز حیال مغارج واحد (یہ غُرُوج سے اسی آلہ ہے)۔

صَبَرًا جَمِيلًا ⑤ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ⑥

بَعِيدًا	يَرَوْنَهُ	جَمِيلًا	إِنَّهُمْ	صَبَرًا
دُور	دِيكَتْ بِهِنْ اَسَ	بِيَكَ وَهُ	جَبِيلُ اَحْمَانُ	بَرُ

کے ساتھ برداشت کرتے رہو۔ وہ ان لوگوں کی نگاہ میں دور ہے

وَنَارُهُ قَرِيبًا ⑦ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ

السَّمَاءُ	تَكُونُ	يَوْمَ	قَرِيبًا	وَنَارُهُ
آسمان	ہوگا	بس دن	قرب	اور ہم اسے دیکھتے ہیں

ہماری نظر میں نزدیک۔ جس دن آسمان ایسا ہو جائے گا

كَالْمُهْلِ ⑧ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ⑨ وَلَا

وَلَا	كَالْمُهْلِ	وَتَكُونُ	الْجِبَالُ	كَالْعِهْنِ
اور نہیں	چیسے پھلا ہوتا تباہ	اور ہو گئے	پہاڑ	چیسے رکھیں اون

جیسا پھلا ہوتا تباہ۔ اور پہاڑ ایسے میسے (دھکی ہوئی) رکھیں اون۔ اور کوئی

يَسْعَلُ حَمِيمَ حَمِيمًا ⑩ يَبْصُرُونَهُمْ يَوْمَ

يَوْمُ	يَبْصُرُونَهُمْ	حَمِيمَ	يَسْعَلُ	وَلَا
دوست کی دوست کا پرسان نہ ہوگا۔ (حالانکہ) ایک دوسرے کو سامنے دیکھ رہے ہوں گے۔ اس روز	کوئی دوست	کسی دوست کو	پوچھتے گا	پھلا ہوتا تباہ

الْمُجْرِمُ لَوْيَفْتَدِيُ مِنْ عَذَابِ يَوْمِيْنِ

يَوْمِيْنِ	لَوْيَفْتَدِيُ	عَذَابِ	مِنْ	الْمُجْرِمُ
اس دن	کاش بد لے میں دے دے	عذاب کے	اس دن	محرم

گنہگار خواہش کرنے گا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب کے بد لے میں (سب کچھ) دیدے

افعال: يَبْصُرُونَ: وہ (ان کو) دکھائے جائیں گے تَبْصِيرَ: مضرار مجھول جن غائب مذکور

آیت ۵: حضور ﷺ کو صبر کی تلقین فرمائی جا رہی ہے کہ یہ نادان تمسخ اڑاتے ہیں تو تم صبر کرو۔

آیت ۶: یعنی کفار سمجھتے ہیں کہ وہ (یعنی قیامت) بعد ازاں امکان ہے مگر ہمارے نزدیک وہ بالکل قریب ہے، یعنی فوراً پیش آ سکتی ہے۔

آیت ۹: قیامت کے دن آسمان پھٹل ہوئی چاندی کی طرح ہو جائے گا اور بار بار رنگ بد لے گا۔ پہاڑ چونکہ مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں اس لیے وہ یوں لگیں گے جیسے رنگ برکی اون ہو۔

آیت ۱۰: ان آیات میں انسان اسی وہ کیفیات بتائی جا رہی ہیں جو اسے روز قیامت درجیش ہوں گی۔ سب کو اپنی اپنی نکر ہوگی۔ وہ اپنے قریبی عزیز و اقارب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو گئے مگر کوئی کسی کا حال تک نہ پوچھ سکے گا۔ محروم چاہے گا کہ میری دلچسپی پر میرا بیٹا، میرا بھائی، میری بیوی اور میرا سارا خاندان لے لیا جائے، کسی طرح مجھے چھوڑ دیا

جائے۔

بِبَنِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ وَفَصِيلَتِهِ ۝

بِبَنِيهِ	وَصَاحِبَتِهِ	وَأَخِيهِ	وَفَصِيلَتِهِ
اور اپنی بیوی	اور بھائی اپنے	اور اپنی بھائی	اور اپنے خاندان کو

(یعنی) اپنے بیوی، اور اپنی بھائی اور اپنے بھائی اور اپنے خاندان

الَّتِي تُعِيْدُ ۝ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ

الَّتِي	تُعِيْدُ	وَمَنْ	فِي الْأَرْضِ	جَمِيعًا	ثُمَّ
وہ جو	چند یا تھے اس کو	اور جو	زمین میں ہیں	سب کو	پھر

جس میں وہ رہتا تھا، اور جتنے آدمی زمین میں ہیں (غرض) سب کچھ (دیدے) اور اپنے تینیں

يَنْجِيْهِ ۝ كَلَّا طِإِنَّهَا لَظِي ۝ نَزَاعَةً لِلشَّوِي ۝

يَنْجِيْهِ	كَلَّا	طِإِنَّهَا	لَظِي	نَزَاعَةً	لِلشَّوِي
یا سے بچالے	ہرگز نہیں	پیش کیا	بھر کتی ہوئی آگ ہے	ادھیر نے والی	کھال کو

ذمہ دار سے چڑھا لے۔ (یعنی) ایسا ہر گز نہ ہوگا وہ بھر کتی ہوئی آگ ہے کھال ادھیر ڈالنے والی۔

تَدْعُوا مِنْ أَدْبَرٍ وَتَوَلِي ۝ وَجْمَعُ فَوَاعِي ۝

تَدْعُوا	مِنْ	أَدْبَرٍ	وَتَوَلِي	وَجْمَعُ	فَوَاعِي
بیوی ہے	جس نے	پیش کیا	اور اعراض کیا	اور (مال) جمع کیا	پھر سینت کر رکھا

ان لوگوں کو اپنی طرف بلائے گی جنہوں نے (دین حق سے) اعراض کیا اور (مال) جمع کیا اور بنڈ کر رکھا۔

إِنَّ إِلَانْسِنَ خُلَقَ هَلُوعًا ۝ إِذَا مَسَهُ الشَّرُّ

إِنَّ إِلَانْسِنَ	خُلَقَ	هَلُوعًا	إِذَا مَسَهُ	الشَّرُّ
پیش انسان	پیدا کیا گیا	برابر صبرا	جب اسے پہنچے	برائی

کچھ شک نہیں کہ انسان کم حوصلہ پیدا ہوا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے۔

﴿آیت ۱۵۱: ۱۸﴾: یعنی اسی

خت آگ ہو گی کہ گوشت

پوست کو چات جائے گی۔

پھر بتایا جا رہا ہے کہ دو وجہ

کی بنا پر انسان دوزخ میں

ڈالا جائے گا، حق سے

اخراج اور مال سے محبت۔

﴿آیت ۱۹: ۲۱﴾: یعنی یہ

انسان کی قدری اور پیدائشی

کمزوریاں ہیں کہ جب اس

پر کوئی مصیبت آتی ہے تو گمرا

امتحنا ہے اور جب کوئی نعمت

ملتی ہے تو بچل کرتا ہے۔

تَلْوِيْ: وَهُجَّةٌ/حُكْمَانِدِيْتِيْ ہے/بِيُوَاءَ سے مُضارع وَاحِد غَابِ مَوْنَثِ۔ يَنْجِيْ: وَهُبَّجَلَ وَهُجَّرَ ہے/جَھَرَ ہے ایجاد سے مُضارع سے بَسَّ نَكَرِ۔ تَدْعُوا: وَهُبَّکَرَتِيْ ہے/بَلَقَتِيْ ہے (نصر، دعا، بَدْعَهُ دعاء وَدَعْوَة سے مُضارع وَاحِد غَابِ مَوْنَثِ۔ اوَّلَعِيْ: اس نے جَتَ کر رکھا اس نے حفاظت سے رکھا ایجاد سے ماضی وَاحِد غَابِ نَكَرِ۔

فَصِيلَةً: ایک جدی گھرانہ، ایک دادا کی اولاد۔ لَظِيْ: پُر، بھرک، دوزخ کے ایک حصہ کا نام۔ الشَّوِيْ: کچھ مند کی کھال، عرق جسم یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ آخری معنی کے لحاظ سے ہواہ واحد۔ هَلُوعًا: بہت بے صبر/توڑ دلائل سے صیغہ مبالغہ۔

جَزُوْعًا ۚ وَإِذَا مَسَهُ الْخَيْرٌ مَنْوَعًا ۖ إِلَّا

إِلَّا	جَزُوْعًا	مَنْوَعًا	مَسَهُ	الْخَيْرٌ	وَإِذَا
جَهْرًا شَنَعَ وَالَا	أَوْ جَبَ	بَنْجَاءَ سَ	آسَائِش	بَخْلٍ بَنْ جَاتَاهُ	سَوَاءَ

تو گھر اخْتَتَہے۔ اور جب آسائش حاصل ہوتی ہے تو بخْلٍ بَنْ جَاتَاهُ۔ گر

وَوَرَ ۗ لَا ۝ الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ

الْمُصْلِيْنَ	هُمْ	الَّذِينَ	عَلَى صَلَاتِهِمْ	أَلَّا
نَمازِيْوَنَ كَے	وہ	جو	نَمازِيْوَنَ کَے	اپنی نماز پر

نمازگزار۔ جو نماز کا التراجم رکھتے (اور بلا ناغ پڑھتے)

دَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ

دَائِمُونَ	فِي أَمْوَالِهِمْ	وَالَّذِينَ	حَقٌّ مَعْلُومٌ	أَلَّا
بَهِيشَ التَّرَاجُمَ کرتے ہیں	اوروہ لوگ	جن کے مالوں میں	حق مقرر ہے	بَهِيشَ التَّرَاجُمَ کرتے ہیں

ہیں۔ اور جن کے مال میں حصہ مقرر ہے۔

لِلْسَّابِيلِ وَالْمَحْرُومِ ۝ وَالَّذِينَ يَصْدِقُونَ

لِلْسَّابِيلِ	وَالْمَحْرُومِ	وَالَّذِينَ	يَصْدِقُونَ	أَلَّا
ما تَكْنَى وَالے کیلئے	اوڑہ ما تَكْنَى والے کا	اوڑہ جو	چ مانے ہیں	لِلْسَّابِيلِ

(یعنی) ما تَكْنَى والے کا اوڑہ ما تَكْنَى والے کا۔ اور جو روزِ جزا کوچ

يَوْمَ الدِّينِ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ

يَوْمَ الدِّينِ	وَالَّذِينَ	هُمْ	مِنْ عَذَابِ	رَبِّهِمْ	أَلَّا
روزِ جزا کو	اوڑہ جو	وہ	عذاب سے	پروردگار اپنے کے	سَعْجَتَہیں۔ اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے

افعال: يَصْدِقُونَ: وہ تصدیق کرتے ہیں وہ حق مانے ہیں تصدیق سے مشارع جمع غائب ذکر۔

اسماء: جَزُوْعًا: بِرَاكْبَرَا جانے والا اضطراب کرنے والا جزء سے صیغہ مبالغہ۔ مَنْوَعًا: بِرَاوَنَے دا

بہت بخیل، منع سے صیغہ مبالغہ۔ دَائِمُونَ: قائم، بیش رہنے والے ذوام سے اس فاعل (جیں ذکر)۔

﴿ آیت ۲۳، ۲۴: مگر نمازی
ان کمزوریوں سے مستثنی ہوتا
ہے۔ نماز پڑھنے کے لازمیہ
مسمی ہیں کہ وہ اللہ پر رسول
پر کتاب پر اور آخرت پر
ایمان رکھتا ہے اور سیدھے
راتے پر چلنے کی کوشش کرتا
ہے۔ اور جو سیدھے راستے پر
چلنے کی کوشش کرے گا اس
کے یہ عجیب دور ہو جائیں
گے۔ وہ مصیبت میں صبر
کرے گا اور نعمت پا کر شکر
کرے گا۔

﴿ آیت ۲۴، ۲۵: یعنی وہ
سائل کو بھی دیتے ہیں اور
محروم کو بھی۔
سائل سے مراد پیشہ در مالکتے
والے نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ
ہیں جو ضرورت سے مجبور ہو
کر سوال کریں۔

محروم سے مراد وہ ہے جو
ضروریات زندگی سے محروم
ہوا اور کسی سے سوال بھی نہ کر
سکے۔ جب معلوم ہو جائے
کہ فلاں شخص ضرورت مند
ہے تو اس کی ضرورت پوری
کرنی چاہیے۔

آیت ۲۸۶۲: یعنی وہ

آخرت پر یقین رکھتے ہیں
اپنے آپ کو اللہ کے سامنے
جواب دے سکتے ہیں۔ نیز بڑی
بڑی تینیاں کرتے ہیں پھر
بھی اللہ کے عذاب سے
ذرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو
کہ ہمارے گناہ تینیوں سے
برہ جائیں۔

آیت ۳۱: یعنی
اپنے ستر کی حفاظت کرتے
ہیں اور نکاح کے علاوہ کوئی
اور راست اختیار نہیں کرتے۔

مُشْفِقُونَ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرًا مَا مَوْلَوْنَ ۖ ۗ

مُشْفِقُونَ	غَيْرٌ مَّا مَوْلَوْنَ	إِنَّ عَذَابَ	رَبِّهِمْ
ڈرانے والے ہیں	بے خوف ہونے کی چیزوں	بیک عذاب	اکے پر درگار کا
خوف رکھتے ہیں۔ بیک ان کے پر درگار کا عذاب ہے ہی ایسا کہاں سے بے خوف نہ ہو جائے۔			

وَالَّذِينَ هُمْ لِفَرِّاجِهِمْ حَفِظُونَ ۖ لَا إِلَّا عَلَىٰ

وَالَّذِينَ	هُمْ	أَلَا عَلَىٰ	لِفَرِّاجِهِمْ	حَفِظُونَ
اور وہ جو	وہ	اپنی شرمگاہوں کی	حافظت کرنے والے ہیں	مگر پر اسے
اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی				

أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكُتُ أَيْمَنَهُمْ فَإِنَّهُمْ

أَزْوَاجِهِمْ	فَإِنَّهُمْ	أَوْ مَا مَلَكُتُ	أَيْمَنَهُمْ
اپنی بیویوں	پس تھیں وہ	یا جو ماں ہوئے	دائمی ہاتھا کے
بیویوں یا بیویوں سے (کہاں کے پاس جانے پر) انہیں کچھ ملامت نہیں۔ اور جو لوگ ان کے سوا اور کے خواستگار ہوں			

غَيْرِ مُلُومِينَ ۚ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذِلْكَ

غَيْرٌ مُلُومِينَ	فَمَنِ	إِبْتَغَى	وَرَاءَ ذِلْكَ
قابل ملامت نہیں	وہ	پس وہ جو	ڈھونڈتے سوا اس کے
لامامت نہیں۔ اور جو لوگ ان کے سوا اور کے خواستگار ہوں			

فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ

فَأُولَئِكَ	هُمْ	الْعَادُونَ	وَالَّذِينَ	فِمْ
تو سبک لوگ	وہ	حد سے بڑھنے والے ہیں	اور وہ جو	
وہ حد سے کل جانے والے ہیں۔ اور جو اپنی ا manus				

ابطال: ابْتَغَى: اس نے چاہا، تلاش کیا، ابْتَغَاء سے ماضی واحد غالب مذکور۔

لامامون: بے خوف کیا ہوا امن دیا ہوا آمن سے اسم مفعول (واحد مذکور)۔ العادون: حد سے گزرنے

بے بڑھنے والے عدو سے اسم فاعل (جمع مذکور)۔

لَا مُنْتَهِمُ وَ عَهْدِهِمْ رَاعُونَ^{٣٢} وَ الَّذِينَ

وَ الَّذِينَ	رَاعُونَ	وَ عَهْدِهِمْ	لَا مُنْتَهِمْ
اور وہ جو	انگھیاں کی	اور اپنے عہدوں کی	انگھیاں کرنے والے ہیں

اور اقراروں کا پاس کرتے ہیں۔ اور جو

هُمْ يَشَهِّدُهُمْ قَائِمُونَ^{٣٣} وَ الَّذِينَ هُمْ

هُمْ	وَ الَّذِينَ	قَائِمُونَ	بِشَهَادِهِمْ	هُمْ
وہ	اور وہ جو	اقائم رہنے والے ہیں	اپنی گواہیوں پر	وہ

اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں۔ اور جو

عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ^{٣٤} أُولَئِكَ فِي جَنَّتٍ

فِي جَنَّتٍ	أُولَئِكَ	يُحَافِظُونَ	عَلَى صَلَاتِهِمْ
اپنی نماز کی	حافظت کرنے والے ہیں	بھی لوگ	اپنی نماز کی

اپنی نماز کی خبر رکھتے ہیں۔ بھی لوگ باغہائے بہشت میں

مُكْرِمُونَ^{٣٥} فَمَا لِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبْلَكَ

كَفُرُوا	لِ الَّذِينَ	فَمَا	مُكْرِمُونَ	قِبْلَكَ
عزت کے ساتھ ہوئے	تو کیا ہے	ان کو جو	کافر ہوئے	تیری جانب

عزت و احترام سے ہوں گے۔ تو ان کافروں کو کیا ہوا ہے کہ تمہاری طرف دوڑے

مُهْطِعِينَ^{٣٦} لَا عَنِ الْيَمِينِ وَ عَنِ الشِّمَالِ

وَ عَنِ الشِّمَالِ	عَنِ الْيَمِينِ	مُهْطِعِينَ
اور بائیں سے	دائیں سے	دؤڑے چلے آتے ہیں

چلے آتے ہیں (اور) دائیں بائیں سے گروہ گروہ ہو کر جمع ہوتے

﴿آیت ۳۲﴾: یہ ایک مومن کی خاص صفت ہے کہ امانت کی حفاظت کرتا ہے اور عہد کا پاس رکتا ہے۔ حدیث میں ہے، ”خبردار روہ، جس میں امانت نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پابند نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔“

﴿آیت ۳۳﴾: یعنی نہ تو وہ شہادت چھپاتے ہیں اور نہ اس میں کی بیشی کرتے ہیں۔

﴿آیت ۳۴﴾: نماز کی اہمیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ صبر و تکرہ کرنے والے اعلیٰ صفات کے حامل جنت کے متحق بندوں کی صفات کا ذکر نماز ہی سے شروع ہوا اور نماز ہی پر ختم ہوا۔ نماز کی حفاظت سے مراد وقت پر نماز پڑھنا، دضوا اور جسم کی پاکیزگی کا دھیان رکھنا، نماز کے آداب کا دھیان رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنا ہے۔

^١ اسماء زرعون: بنا بہنے والے رعایت کرنے والے خبردار رعی سے اُم فاعل (جمع مذكر)۔

مُكْرِمُونَ: بزرگ، معزز، عزت والے اُنکرام سے اُم مفعول (جمع مذكر)۔

قِبْلَكَ: تیری جانب / طرف، قبائل مضائق، نہیر (واحد حاضر مذكر) مضائق الیہ۔

عِزِّيْنَ اِيْطَمَعُ كُلُّ اُمْرِيْعِ مِنْهُمْ أَنْ^{٣٧}

عِزِّيْنَ	اِيْطَمَعُ	كُلُّ	اِمْرِيْعِ	مِنْهُمْ	أَنْ
گروہ در گروہ	کیا طمع رکتا ہے	ہر	غُص	ان میں سے	یہ کہ

جاتے ہیں؟ کیا ان میں سے ہر غص تو فرق رکتا ہے کہ

آیت ۳۶ تا ۳۳: نبی
کریم ﷺ کو دعوت و تبلیغ
کرتے اور قرآن ناتے
دیکھ کر کفار گروہ در گروہ
دوڑتے چلتے تھے دیں
باہمیں کھڑے ہو کر متخر
اڑاتے تھے۔ انہیں خبردار کیا
گیا ہے کہ ان حركتوں سے
پاڑ آ جاؤ رہ جھیں ہٹا کر کسی
اور قوم کو لے آیا جائے گا اور
ہم اس پر پوری طرح قدرت
رکھتے ہیں۔ اور تم قیامت
کے دن انہا بر انعام دیکھ لو
کے۔

يَلِ خَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ^{٣٨} كَلَّا طِإَّ خَلْقَنَهُمْ

يَلِ خَلَ	جَنَّةَ	نَعِيْمٍ	كَلَّا	إِنَّا خَلَقْنَهُمْ
وَخَلَ	بِرَّتِ مِنْ	نَعِيْمٍ	بِشَتِ مِنْ	بِشَتِ مِنْ

نعت کے باغ میں داخل کیا جائے؟ ہر گز نہیں، ہم نے ان کو اس چیز سے پیدا کیا ہے

مِمَّا يَعْلَمُونَ^{٣٩} فَلَا أَقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشْرِقِ

مِمَّا	يَعْلَمُونَ	فَلَا	أَقْسِمُ	بِرَبِّ	الْمَشْرِقِ
ال جیز سے جو	وَهُجَانَتِهِنْ	پِسْ نہیں یہ بات	مِنْ تِمْ كَمَاتِهِنْ	پُر دُر دُگار کی	مُشْرِقُونَ

جنے وہ جانتے ہیں۔ ہمیں شرقوں اور مغربوں کے ماک کی قسم

وَالْمَغْرِبِ إِنَّا لَقَدِرُونَ^{٤٠} عَلَى أَنْ

وَالْمَغْرِبِ	إِنَّا	لَقَدِرُونَ	عَلَى	أَنْ
او مغربوں کے	حَقِيقَتِهِمْ	قَادِرُونَ	اس پر	کہ

کہ ہم طاقت رکھتے ہیں۔ (یعنی) اس بات پر (قادر ہیں)

نَبْدَلَ خَيْرًا مِنْهُمْ وَمَا تَحْنَنِ بِسَبُوقِينَ^{٤١}

نَبْدَلَ	خَيْرًا	مِنْهُمْ	وَمَا	نَحْنُ	بِمَسْبُوقِينَ
بدل کر لے آئیں	بہتر لوگ	ان سے	اور نہیں	ہم	عاجز / پیچھے رہنے والے

کہ ان سے بہتر لوگ بدل لائیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔

سَابِقُ عِزِّيْنَ: گروہ در گروہ جماعت جماعت ہے واحد۔ مَسْبُوقِينَ: پیچھے چھوڑے گئے یعنی من کو پیچھے
چھوڑ دیا رہے آگے بڑھ جائیں یا وہ جن پر سبقت کی گئی یعنی پیچھے رہنے والے / عاجز سبق (سبقت کرنا) سے
مسخول (بچ نہ کر)۔

فَذَرَاهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّى يُلْقَوْ

فَلَرُهُمْ	يَخُوضُوا	وَيَلْعَبُوا	حَتَّى	يُلْقَوْ
پس چھوڑ ان کو	کہاں تک کہ	اور کھیل رہیں	کہاں تک کہ	پس چھوڑ ان کو
تو (اے شیر!) ان کو باطل میں پڑے رہنے اور کھیل لینے دیا ہے تک کہ جس دن کا ان سے وعدہ کیا				
يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۴۰ يَوْمَ يَخْرُجُونَ	يُوعَدُونَ	يَوْمَ	الَّذِي	يَوْمَهُمْ
اپنے دن سے	جس دن	ان سے وعدہ کیا جاتا ہے	جس کا	وہ نکل پڑیں کے
جاتا ہے وہ ان کے سامنے آموجہ ہو۔ اس دن یقیر سے کل کر				

مِنَ الْأَجْدَادِ سِرَاعًا كَانُوهُمْ إِلَى نُصُبِ

مِنَ الْأَجْدَادِ	إِلَى	كَانُوهُمْ	سِرَاعًا	نُصُبِ
مقررہ نشان کی	دوڑتے ہوئے	گویا کہ وہ	طرف	قبوں سے
(اس طرح) دوڑیں گے جیسے (شکاری) شکار کے جال کی طرف				

يُوْفِضُونَ لَا خِشْعَةً أَبْصَرُهُمْ تَرَهُقُهُمْ

تَرَهُقُهُمْ	ابْصَرُهُمْ	خِشْعَةً	يُوْفِضُونَ	نُصُبِ
چھار ہی ہو گی	چھار ہی ہو گی	چھار ہی ہو گی	دوڑتے ہیں	دوڑتے ہوئے
دوڑتے ہیں۔ ان کی آکھیں جھک رہی ہوں گی اور ذلت ان پر چھا				

ذِلَّةٌ ذِلِّكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا

كَانُوا	الَّذِي	الْيَوْمُ	ذِلِّكَ	ذِلَّةٌ
رہی ہو گی۔ سبی وہ دن ہے جس کا ان سے	جس کا	دن ہے	بھی وہ	ذلت
رہی ہو گی۔ سبی وہ دن ہے جس کا ان سے				

افعال: **يُوْفِضُونَ**: وہ دوڑتے ہیں / دوڑ یعنی ایفا ص (جلدی کرنا) سے مضارع جمع غائب مذکور۔

اسماع: **الْأَجْدَادِ**: قبریں جدؤں واحد۔ **سِرَاعًا**: دوڑنے والے / جلدی کرنے والے دوڑتے ہوئے / جلدی کرتے ہوئے سرعت سے صیغہ صفت جمع سریع واحد۔

بِيُوعْدَوْنَ ﴿٤﴾

بِيُوعْدَوْنَ

وَهُوَ عَدُوٌّ لَيَّ بَيْ جَاتَةٍ
وَعَدُوٌّ كَيْ جَاتَاهُ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو براہم بان، نہایت رحم والا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ

إِنَّا أَرْسَلْنَا	نُوحًا	إِلَى	قَوْمِهِ	أَنْ	أَنذِرْ
بیک ہم نے بیجا	نوح کو	طرف	اُنکی قوم کی	یہ کر	ڈراؤ

ہم نے نوح کو اس کی طرف بھیجا کہ پیشتر اس کے کر

قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيهِمْ عَذَابُ آئِيمَ

قَوْمَكَ	مِنْ قَبْلِ	أَنْ	يَأْتِيهِمْ	عَذَابُ آئِيمَ
قوم اپنی کو	اس سے پہلے	کہ	پہنچ ان تک	عذاب در دنا ک

اس پر درود یعنی والا عذاب واقع ہوا تھی قوم کو پیدا یت کر دو۔

قَالَ يَقُولُ إِنِّي لِكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ لَا أَنِّ

قَالَ	يَقُولُ	إِنِّي	لِكُمْ	نَذِيرٌ	مُبِينٌ	لَا	أَنِّ
کیاں نے	اے قوم	بیٹک میں	تمہارے لیے	ڈرانے والا ہوں	کھلے طور پر	یہ کہ	

انہوں نے کہا کہ اے قوم! میں تم کو کھلے طور پر نصیحت کرتا ہوں کہ

أَنِّ	أَنِّ	لَكُمْ	نَذِيرٌ	مُبِينٌ	لَا	أَنِّ
لپیٹ میں آجائے۔						

حضرت نوح نے اپنی قوم کو

تمن باتوں کی دعوت دی